نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؍ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ معہ محصول ؏

نمبر ۳۲ - جلد ۴ — لودیانہ ۱۰ اگست ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نئی کتابیں

جو قصص رنگین اور حکایات دلگزین سے مملو ہیں*

قیمت جنکی خریدار کے لئے ہر رنگ بلا محصول اور زیادہ ۴ سے معہ محصول ہی جن جن صاحبوں کو خرید نا کتب مذکور کا منظور ہو ز قیمت بھیج کر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگالیں*

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
مطلع نور	۱۴۴	۲؍
ہدایت الدنیا	۱۲۷	۲؍
کلیوں و میاں کا قصہ	۱۰۵	۲؍
دلچسپ کہانیاں	۳۵	۳ پائی
ہالا کہانی	۲۴	۳ پائی
سلاطین کی حکایات	۲۲	۳ پائی
ملکہ کی حکایات	۲۰	۱ آنہ
شاہزادہ کی حکایت	۳۳	۱ آنہ
بگڑے لڑکے کی حکایت	۱۵	۱ آنہ
مرغی اور اسکے بچوں کی حکایت	۲۰	۱ آنہ
گنگھجوں کی حکایت	۱۸	۱ آنہ
جنم کنڈلی	۲۰	۱ آنہ
کاذبوں کا قصہ	۱۵	۱ آنہ

غزل

آہ اسکا نہیں تیری رحمت کی انتہا ۔ پہنچی اس انتہا کو شرارت کی انتہا
اتنگ ہی عنایت پدری کرم تو دیکھ ۔ باانکہ ہو رہی میری بغاوت کی انتہا
ابسی نجات اور مجھ ایسے کیواسطے ۔ اللہ رے تیرے رحم و محبت کی انتہا
نفذ برک گنہ کی سزا سے سفر ہی جب ۔ جسکی نہیں ہو درد و مصیبت کی انتہا
اور تونے میرے سارے گناہوں کیواسطے ۔ جسکی نہیں شمار میں کثرت کی انتہا
الفت تو دیکھ اپنے بدن پر سہی سزا ۔ کیا ہوگی اس عذاب کی شدت کی انتہا
میں کس زباں سے شکر سپاس ادا کروں ۔ کس دل میں لاؤں اس تیری الفت کی انتہا
جلوہ دکھا ہے اور میں کچھ چاہتا نہیں ۔ جبتک نہو وے ظلمت فرقت کی انتہا
از دو کر مجلس شیطاں زراہ فضل ۔ آدیکھوں میں گناہ و عقوبت کی انتہا

نور افشاں

ہمنے جو لنڈن ڈیلی نیوز سے ایک آرٹیکل ترجمہ کر کے اسی پرچہ میں بعنوان ترکونکی سنگدلی درج کیا ہی اگرچہ اس میں کچھ عبارت مبالغہ آمیز ہو اور نیز اگرچہ اس قسم کی سختیاں عیسایوں کیطرف سے بھی ہوئی ہوں تو بھی صاف ظاہر ہی کہ ترک لوگ کیسے سخت و ظالم ہیں اور واضح رہے کہ عیسائی وقتاً فوقتاً ایک ہزار برس سے سختی اٹھاتے رہے ہیں پس اگر عیسایوں کیطرف سے بھی قدرے سختی ہوتی ہی تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہی*

اخبار نیویارک کرسچن ویکلی میں ایک خط ایک پادری صاحب کا جو مدت تک قسطنطنیہ میں رہے ہیں درج ہی جس میں وہ لکھتے ہیں کہ اس بغاوت کے کرنے والے روسی لوگ ہیں اور جنسے وہ تمام دنیا کے لوگوں میں انکو کمال درجہ کا فریبی ٹھہراتے ہیں اور وہ دعا کرتے ہیں کہ ترکستان روسیوں کے قبضہ میں کبھی نہ آوے اپنے مطلب کیواسطے ان عیسائیوں [illegible]

سرکش کرنیکو ابھارتے ہیں اور جب مطلب پورا نہیں ہوتا تو باغیوں کو چھوڑ جاتے ہیں ✦

ہمکو بھی یقین ہے کہ یورپ کی اور سلطنتیں کبھی یہہ بات ہونے دینگی کہ ترکستان روسیوں کے ہاتھ آجاوے لیکن ضرور چاہئے کہ عیسائی صوبوں کو ایک علیحدہ سلطنت ٹھہراوے تاکہ ترکوں کے ظلم وجبر وخونریزی کا انسداد ہوجاوے ✦

—افریدیوں نے چند عرصہ سے سرحد پر ایک قسم کا فساد برپا قایم کر رکھا ہے اور چند دفعہ گورنمنٹ ہند نے انکو ہدایت کی مگر وے باز نہیں آتے اسپر صاحب فرینڈآف انڈیا لکھتے ہیں کہ اب وہ وقت نزدیک آن پہونچا ہے کہ افریدیونکو سزا بھی دیجاوے کیونکہ افریدی اپنی حرکت سے باز نہیں آتے اب انہوں نے دو انگریزوں کو ایک باغ میں ہوانوری کرتے ہوئے جان سے مار ڈالا۔ پس اس سے زیادہ اور کیا گستاخی ہوگی کہ سرکاری حکام اسیطرح قتل کئے جاویں۔ افریدی اسبات پر بہت نازاں ہیں کہ ہمارے پاس اب چالیس ہزار آدمی موجود ہیں اور ہمارے میں بہت قوت ہے۔ خیر غرض کچھہ ہو مگر بہرحال اب سرکار کو لازم ہے کہ کوئی عمدہ سبق افریدیوں کو دیا جاوے تاکہ پھر وے اُسکو کبھی فراموش نہ کریں ✦

—شہر برسلز میں ایک مدرسہ گونگو بہروں کیواسطے رومن کیتھلک کیطرف سے جاری ہے اور اچھی تعلیم دیجاتی ہے حال میں ایک ہیم صاحب نے جو اپنا مذہب پروٹسٹنٹ کہتی ہے ایک گونگے کو ایک بیبل ہدیہ دی جب اُس گونگے نے اُس کو پڑھا اور سمجھا تو پروٹسٹنٹ ہوگیا پھر وہ اپنے ہم جماعتوں کو بھی سمجھانے لگا اب وہ اُس مدرسہ سے رخصت حاصل کرکے مذہب پروٹسٹنٹ کی منادی کرتا پھرتا ہے لوگ حیران ہیں کہ اُسنے یہہ کس طرح سیکھا اور سمجھا ہے ✦

مسیح کا اندنوں بھی وہ قول درست ہے کہ گونگے بولتے اور بہرے سُنتے ہیں ✦

—سرسالار جنگ بہادر اب لنڈن سے ہندوستان کے طرف آتے ہیں ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں کہ جو ضرب اُنکی ٹانگ میں آئی ہے اُسکا درست ہونا مشکل ہے ✦

—صاحب فرینڈ آف انڈیا بحوالہ مدراس ٹائمس تحریر فرماتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے اسبات کو دریافت کیا ہے کہ کسی غیر زبان کو سیکھنا منع ہے اور اسیواسطے انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کو نیم عیسائی بتلاتے ہیں اور لوگوں کو یہہ بھی ترغیب دیتے ہیں کہ کوئی مسلمان اپنا لڑکا انگریزی مدرسہ میں داخل نہ کرے ✦

اسپر ہم کہتے ہیں کہ جو انگریزی اور ہندو علم فارسی وعربی کی تعلیم پاتے ہیں تو وے نیم مسلمان بھی ہوتے ہونگے۔ اب گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں رہی ہے کیونکہ اُدھر کا وسطا ادھر نکل گیا ✦

—ہم اس خبر کو ایک انگریزی اخبار میں پڑھکر نہایت خوش ہوئے کہ سرکار کا ارادہ ان اخباروں پر جو جستی شدہ ہیں محصول کم کردینے کا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو گورنمنٹ کا احسان قابل شکرگزاری ہے اور غالباً ہمارے اُس آرٹیکل کا بہہ اثر ہے جو بجائے ادائے محصول اخبار انکی ترقی اشاعت کی نظر سے پاؤ آنہ کے ٹکٹ لگائے جانیکی رائے دی تھی ✦

—۵ جولائی کو مقام گلڈ حال میں سرسالار جنگ فرحت آباد کو حسب دستور انگلینڈ کے سطوق آزادی عطا کی گئی کہ جس مقام کی چاہیں سیر کریں اسوقت سرسالار جنگ نے کہا کہ نواب نظام اور اُنکے وزیر و نکا دلی ارادہ ہے کہ سرکار انگریزی سے جو آجکل دوستی ہے اُسکو ترقی اور استحکام زیادہ دیا جائے۔ شاید شہزادہ کے حیدرآباد میں نجانے اور نواب نظام کے بمبئی میں نہ آنے سے انکو یہہ دھکا پیدا ہوئی ہوگی۔ لمری کے تھا کر جو انگلستان کو تشریف لیگئے خوب سیر فرماتے ہیں چنانچہ انہوں نے حال میں کارخانہ توپخانہ دلوچ کو دیکھا اور بہت محظوظ ہوئے ✦

تقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

ہندوستانکی بہبودی کے بارے میں انگریزونکے خیالات

اب غور کا مقام اور قیاس کی جگہہ ہے کہ اگر ہمارے یورپیہ لوگ سرکش ہوکر بغاوت کے آمادہ ہوجاویں اور آرام کی گرانی سے محسن کشی پر کمر باندھ بیٹھیں تو کیا ایسے محسن اور مربیونکے دلوں میں کچھہ کدورت نہیں آئیگی اور انکی طبیعت ہماری جانب سے نہ پھٹیگی۔ انکا اس ملک سے نکلنا تو اُدھر رہا اُلٹے ہماری طرف سے بدظن ہوجاینگے اور آیندہ ہماری بہبودی اور بھلائی کی مطلق پروا نہیں کرینگے پھر خود کردہ را درمان چیست کا مصداق ہوجائیگا اور تھوڑونکا کیا ساروں کے پیش آئیگا انگریزی حکومت کا جوا ہماری گردن پر بیشک تھا مگر ابتک بہت ہلکا تھا اور اب ضرور سخت ہوجائیگا حالانکہ اُنکی سختی کے باعث خود ہمیں کمبخت ہونگے۔ ہماری نئی اُمت فارسی ہیں شد و بود بلکہ انگریزی میں بھی گٹ پٹ کرکے کام نکال لینیکے قابل ہوگئی تھی سو اب بیکلی سے قسمت کو دیکھے کہ کہاں لوٹے ہے کمند۔ دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا۔ افسوس تار برقی جو سمندر سے لیکر پشاور تک جاری تھی اور بعد المشرقین پر بیٹھوں ہو ونکی باتیں ایکدم زدن میں باہم کروا دیتی تھی اب اُسکی تار تار ہوجائیگی اور آیندہ ہند میں اُسکا نام تک بھی نہیں رہیگا۔ افسوس ریلوے جس کی بابت ہم عجیب عجیب باتیں سن رہے تھے اور سُنتے سُنتے آج کل دیکھنے کے منوقع تھے اب اُسے دیکھہ چکے اور اُس ہوائی گھوڑے بلکہ خشکی کے جہاز کے فائدے اُٹھا چکے۔ بھلا میں پوچھتا ہوں کہ اب جو آدہ آنہ کے وسیلے سے ہم لوگ ہندوستان کی ایک سرے سے دوسرے تک خبرالے دے سکتے ہیں کیا یہہ معاملہ پھر بھی جاری رہیگا میری دانست میں بالکل نہیں یہہ سب کچھہ انگریزی حکومت

کی بدولت تھا اور انہیں کی قدموں کے طفیل کیا یہہ کچھہ تھوڑی جیسی بات ہی کہ پنجاب کے امیروں میں سے اب کسی میں بھی یہہ جراءت نہیں ہی کہ تفنن طبع کے لئے کسی غریب آدمیکو ہاتھی کی سونڈ میں پکڑوا کر اُسکے پاؤں میں روندوا سکے۔ نوشیروان کو تو سنتے آئے تھے مگر انگریزوں کو بچشم خود دیکھا اور یقین ہو گیا کہ انکی عدالت میں ضرور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں دیکھو ایک ادنی قلی اگر چاہئے تو بڑے سے بڑے آدمیکو جسکے ہاتھہ سے ذرا سی بھی اذیت اُٹھائی ہو عدالت میں بلوا کر اور اپنے برابر کھڑا کروا کر داد لے سکتا ہی غریبوں کا جان و مال ایسا ہی امن میں ہی جیسا امیروں کا کفنی کوششیں ہو رہی ہیں کہ ہندوستان کے لوگ جیسے آگے قحط سالیوں اور وباؤں سے مرگ مفاجات کی موت مرا کرتے تھے اب نہ مریں گنگا کی نہر اور جمنا کی نہر اب دور دور اُن جگاؤ نہیں اناج پیدا کرتی ہیں جہاں آگے ایک تنکا بھی نہیں ہوتا تھا سنتے تھے کہ آج کل ناچھے کیطرف پرانی ہسلی کی جگہہ ایک بڑی نہر تیار ہوتی ہی جو موضع ادھو پور کے سے نکلی ہی مگر افسوس کہ اب وہ صورت رہتی نظر نہیں آتی اور ملتان جیسی خشک سرزمین کے اضلاع ہو گئے سے ہی پانیکے محتاج ہیں اب سے زیادہ تر خاک اُڑایا کرینگے غرض آنیوالی تکلیفوں کا کہاں تک بیان کروں اور کس کس مصیبت کا نام لوں۔ کاش یہی بات جسکو دور اندیش انگریزی قومی برائی اور اقبال ہند کا قومی باعث سمجھکر ہندوستان میں رواج دینا چاہتے تھے رواج پا گئی ہوتی تاکہ ولایت ہندوستان بھی انہیں برکات میں شامل ہو کر انگلستان کی ہم پلہ ہو جاتی۔ وزیر علی چونکنا ہو کر پوچھنے لگا کہ وہ بات کیا ہی جلد بیان کیجئے بختیار نے مسکرا کر کہا کہ یہی اشاعت تہذیب و مذہب وغیرہ۔ وزیر علی بولا بس رہنے دیجئے میں سب سمجھ گیا آپ یہہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ جب ہندوستان کے سارے لوگ عیسائی ہو جائیں اور کافر کوٹ پی جسکو کوٹ کہتے ہیں یا جاکٹ پتلون اور بوٹ وغیرہ پہنکر سرے کرسٹان دکھلائی دیں تب انکی بڑائی ہو گی بختیار نے کہا جاکٹ پتلون کی تو کچھہ ضرورت نہیں ہی پگڑی اور دوپٹہ ہی کافی ہو بلکہ یہہ کہ خداوند خدا کو واحد لا شریک مانیں اور سچے دلسے اُسکو پیار کریں سو جب تک ہندوستان سے بت پرستی دور نہیں ہوتی تب تک اُسکی بہبودی اور بھلائی مجھکو نظر نہیں آتی۔ بھائی آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ جس جس جگاؤں میں لوگوں نے بت پرستی سے توبہ کر کے خدا پرستی اختیار کر لی ہی اور انکے امر اور نہی کو ہر بات پر مقدم ٹھہرا لیا ہی اُسی قوم کو خدا تعالے نے ہر طرحسے بزرگی عطا کی ہی۔ ایک زمانہ تھا کہ ہندو لوگ محض واحد خدا کی پرستش کیا کرتے تھے اور اُسکے سوا اور کسی شے سے التجا نہیں لاتے تھے تب بھی سب سے عمدہ مکان جو دنیا کے پردہ پر موجود تھا یعنے ہندوستان جنت نشان خدا نے آریا لوگوں کو دیا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی اگر کچھہ بہبودی ہوئی تو محض بت پرستی پر غلبہ پانے سے ہوئی تھی سو اگر وہ لوگ اپنے عقیدہ کے مطابق ہندوستان سے بت پرستی کے ہٹانے اور کفر و شرک کے مٹانے میں برابر سرگرم رہتے تو تعجب نہیں کہ یہہ ملک ابتک بت پرستی سے پاک و صاف ہو گیا ہوتا بیشک اُنہوں نے بتخانے توڑے اور بتوں اور بت پرستوں کے سرنگوں بھی حتی المقدور نابت نہ رہنے دیا مگر ہوتے ہوتے ایسے سست اور بے ہمت ہو بیٹھے کہ ہندوؤں نے مکرر بلکہ سہ کرر اُنکے روبرو اپنے بتخانے تعمیر کئے اور آخر وہ خود بھی اُنکی دیکھا دیکھی سے اپنے اپنے طور پر بت پرستی میں شامل ہو گئے۔ گور پرستی یا تعزیہ داری کیا بت پرستی نہیں جو غالباً اُنہوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہی بلکہ ہندو خود اس پرستش میں اُن کے برابر شریک ہیں اور ویسا ہی مسلمان بھی انکے معبودوں یا میلاؤں میں برابر کا ساتھہ دیتے ہیں۔ سو اگر غور سے دیکھا جاوے تو مسلمانی محض برائے نام رہ گئی ہی ورنہ کفر میں کونسا دقیقہ ہی جو باقی چھوڑ دیا گیا ہی اور یہی وجہ ہی کہ پروردگار نے ہندو اور مسلمان دونوں کی سرکوبی کیواسطے انگریزوں کو اس ملک پر مسلط کیا سو جب تک وہ آپ جل شانہ انگریزوں کے ساتھہ ہی تب تک انکا اقبال یاور اور سایہ فلک پایہ۔ بھائی ٹھیک سمجھا نا کہ مذہب ایک روحانی مقدمہ ہی اور روحی مقدمہ نہ زبردستی سے چل سکتا اور نہ زبردستی سے ہٹ سکتا ہی پس افسوس ہی یورپ کے ملکوں کی عقل پر کہ وہ انگریزونکو زبردستی مخلوق کرنا چاہتے ہیں اور دیدہ و دانستہ پہاڑ سے ٹکر لیتے ہیں سو بھائی پہاڑ کا تو کچھہ نہیں جائیگا اور یہہ ضرور اپنا سر پھوڑ بیٹھینگے۔

باقی آئندہ

ترکونکی سنگدلی

ایک تار برقی سے معلوم ہوا کہ ترک اہل بلگیریہ پر جو عیسائی ہیں بہت ظلم کر رہے ہیں اخبار ڈیلی نیوز میں اس سختی کا مفصل حال شایع ہو چکا ہی اگرچہ ڈزرلی صاحب نے پارلیمینٹ میں کچھہ شبہ ظاہر کیا تو بھی وہ لارڈ ڈربی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اُمید ہی کہ یہہ خبر درست نہیں اور سرکار سلطان کو اطلاع دیچکی ہی کہ محمدی عیسائیوں پر ایسا ظلم نہ کریں اسپر صاحب ٹایمز آف انڈیا بمبئی لکھتے ہیں کہ ہمارا کارسپانڈنٹ مقیم قسطنطنیہ لکھتا ہی کہ یہہ نہایت شرم کی بات ہی کہ انگلستان اپنے جنگی جہازوں سے اس ٹوٹی پھوٹی سلطنت کو قایم رکھے کہ جسنے عیسائیوں پر اسقدر ظلم و خونریزی روا کر رکھی ہی کہ جو تقریر و تحریر سے باہر ہی اور افسوس یہہ ہی کہ ترکوں کی یہہ پہلی سختی اور پہلا ہی ظلم نہیں ہی جو ڈیلی نیوز نے شایع کیا اور نہ پہلا مرتبہ ظلم کا یہہ ہی کہ اہل بلگیریہ نے اُن کے ہاتھہ سے ظلم اُٹھایا ہو بلکہ گذشتہ سرما کی خبر ہی جسسے ہمکو معلوم ہی کہ یہاں ہمیشہ عیسائی مرد پھانسی دیئے جاتے ہیں اور عورتوں کو بُری طرح بیعزتی کر کے مار ڈالتے ہیں اور ننھے ننھے بچے تیغ بیدریغ سے قتل کئے جاتے ہیں چنانچہ گذشتہ دسمبر کے درمیان ایک میم صاحبہ نے سرحد ہرزیگونا سے یہہ لکھا تھا کہ جس ضلع میں میں غریبوں کی پرورش کرتی ہوں وہاں ایک بھی طفل باقی نہیں بچا کارسپانڈنٹ ڈیلی نیوز۔

جون کی چٹھی میں ایک ایسی وحشت ناک خبر دیتا ہو کہ جسکو سنکر ہر ایک کے دل کو غصہ کے ساتھ جوش آتا ہو۔ وہ لکھتا ہو کہ ترکوں نے قوم باشی بزک کو جو ترکستان میں وحشی اور تندخو وسخت مزاج ہو۔ اُسکو چھوڑ دیا ہو کہ وہ باغیوں کو اپنے طور سے دباوے بہت سے امور جو انہوں نے کئے ایسے ناشائستہ ہیں کہ جو زبان قلم سے نکل نہیں سکتے اور اُنکی اونی سختی سے ایک صوبہ ویران و برباد کیا گیا جس سے قریب ....۳۰ ہزار آدمی قتل و ایک سو گاؤں و شہر برباد ہوئے جن کے چند نام یہہ ہیں۔ ضلع فل پابلس۔ موضع کیش گیہ وزن گرن۔ کھراس تو و۔ ساربابول۔ ناسو اکیو۔ پورنجلی۔ ایواچک۔ یاس تو سا۔ سراجا۔ پیروش طنزا۔ پون چولار۔ ابریلی۔ سنادون ویلو سلو۔ ضلع گوین سا۔ معجزا سخرلی۔ قلسورا۔ ضلع روبیچین۔ معجزیلی رائے دو و۔ بیکودو۔ اتر در وچکا۔ یاسکر۔ ضلع پالذرک۔ معجزی ذم کانہ۔ اسر نوو۔ شالار۔ کلوک نوو۔ انجس وو۔ کالچر۔ جمیط۔ لوبند لسی۔ بنیا۔ مانیا۔ ویرشان۔ پالک۔ رادی لوو۔ الہی کو چو وو۔ کوزارس کو بسرک کٹ۔ ایجلاک جیو۔ انکلی۔ ان شہروں و گاؤں کے نام سے خونیوں کا ظلم ظاہر ہو جو اُن کی سختی سے تباہ و برباد ہوئے ہیں اُن باشندوں میں سے کوئی لڑکا لڑکی دس برس کی عمر سے زیادہ کا پایا نہیں جاتا۔ اُن سے ایک شہر پروش طنزا نام میں ۱۵۰۰ مرد و عورت و بچے تھے جو سب مارے گئے اس شہر میں ۴۰۰ گھر تھے اور امیر و دولتمند رہتے تھے اور اسی سبب سے مارے گئے ان باشندوں پر بغاوت کا کوئی الزام نہ تھا اُنکا صرف یہہ قصور تھا کہ وے عیسائی تھے اور مسلمانوں سے مالدار تھے +

مسلمان موضع حشیا قوم باشی بزک کو ہتھیار معہ اختیار کے دے گئے کہ جس طرح چاہیں باغیوں سے لڑیں اور لوٹیں اور قتل کر ڈالیں چنانچہ انہوں نے شہر پروش طنزا کے باشندگو کہا کہ اگر تم اپنے سب ہتھیار معہ دس نمبرداران ضمانت کے طور پر نہ دوگے تو ہم شہر کو غارت کرینگے گرچہ یہہ حکم سخت معلوم ہوا مگر تو بھی انہوں نے قبول کیا اور جب ایک گروہ سفید بالوں کے دو پادریوں کے ساتھ بطور تابعداری منت و عاجزی کرنے کو باہر اُنکے پاس آئے تو اُسیوقت قتل کئے گئے شہر کے باقی باشندے ہتھیار باندھ کر جا گھروں میں پناہ گزین ہوئے۔ اور جب ابنی کو ریسقد پاشا نے جو ترکی حاکم تھا اُسنے حکم دیا کہ کل ہتھیار ہمکو دیدو اُسوقت عیسائی عرض ہوئے کہ جبتک پاشا یہاں سے چلا نہ جاوے تب تک ہم ہتھیار نہیں دینگے۔ یہہ بات سنکر سپاہی حملہ آور ہوئے اور سب مرد و زن کو قتل کر ڈالا یہاں تک کہ دم ہی تک ایک بچہ بھی نہ بچا۔ لیکن اکثر جوان خوبصورت عورتیں باشی بزک قوم کی غنیمت شمار کی گئیں۔ کارسپانڈنٹ مذکور لکھتا ہو کہ قسطنطنیہ میں ایک صاحب باشی بزک کی محافظت سے استنبول پہنچا وہ بیان کرتا ہو کہ یہہ سپاہی جو ہمارے ہمراہ آئے ہیں ہر ایک عیسائی پر جو راستہ میں ملا بری طرح سے پیش آئے۔ اور ترکی لڑکے بھی بطور فخر یہ کہتے تھے کہ اتنے اتنے کافروں کو مار ڈالیں۔ یہہ اُس سختی کا اور خونریزی کا ایک نمونہ ہو جسسے اہل سرویہ وغیرہ لڑنے کو مستعد ہوئے ہیں +

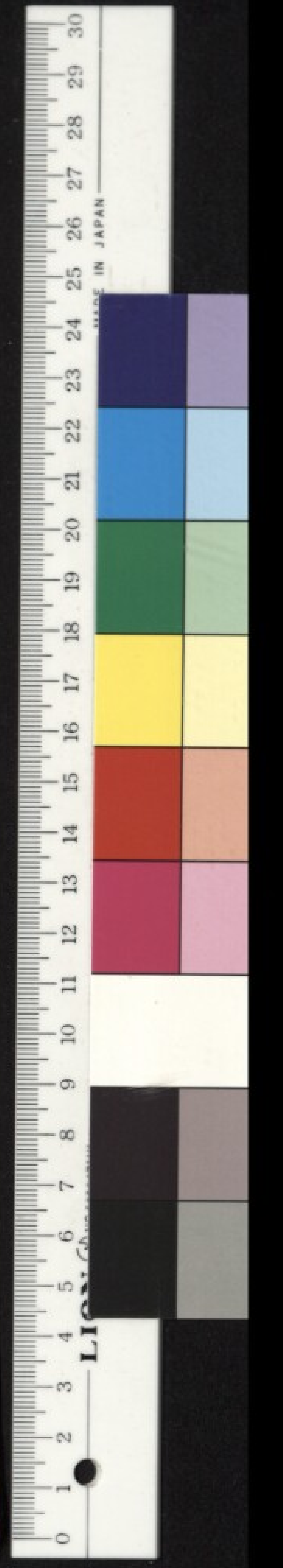
یہہ بات ظاہر ہو کہ اس قسم کے کام سے ترک لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ لاطینی زبان میں ایک مثال ہو کہ جب دیوتا کسیکو ہلاک کرنا چاہتا ہو تو پہلے اُسکو پاگل کر دیتا ہو ترکستان کی ان خبروں سے ثابت ہوتا ہو کہ اُنکی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں اگرچہ سرکار انگریزی مدت سے اُنکی معاون و مددگار بنی ہو لیکن یقین نہیں ہو کہ وے ایسی بگڑی ہوئی سلطنت اور ملعونہ حرکات کی حمایت کہاں تک کریگی +

منقولات

بقیہ سیر مقدس

یعنے سفرنامہ ملک کنعان

اور اسلئے کہ تنباکو پینے کا دستور بھی بہت ہو ہر ایک آدمی ایک چھوٹی کتاب باریک کاغذ کی جو اسی کام کے لئے بنی ہو اور ایک موٹے کاغذ کی تہ میں رکھکر فوراً چرٹ بنا لیتے ہیں میز پر گول برتن چھوٹا دیا سلائی سے بھرا رہتا ہو جس کا باہر کا جسم کھردرا ہو دیا سلائی لگا کے چرٹ پیکر چلا جاتا ہو۔ جب راستہ میں کوئی دوست بلا سلام کے عوض اکثر اکرم سعید بولتے ہیں یا کبھی کبھی مرحبا۔ اور وہ شخص تنباکو نکال چرٹ بنا لیتا ہو اور دوست کے چرٹ سے سلگا کر پی جاتا ہو۔ گز وہاں کا کپڑا ناپنے کا دو فٹ ہو۔ اور غلہ ایک لکڑی کے پیمانہ سے جیسا کہ دوابہ پنجاب میں دستور ہو ناپا جاتا ہو ترازو انگریزی قسم کا ہو۔ اور روغن بھی ہندوستان سے نہیں ملتا ہو عمدہ اور خوبصورت چیزیں یورپ سے آکر فروخت ہوتی ہیں کئی ایک دوکانیں اوپر ہیں مصوروں کی جن میں مقامات مقدس کے فوٹوگراف بیچے جاتے ہیں۔ صراف لوگ کئی قسم کے سکے الگ الگ ایک صندوق میں ڈھیری کر رکھتے ہیں جس کا اوپر کا ڈھکنا تار سے جالی کی طرح بنا ہوتا ہو کہ آدمی دیکھ سب کچھ سکتا ہو پر کھولے بغیر نکال کچھ نہیں سکتا۔ یہودی کچھ چھوت پرہیز کرتے ہیں۔ پر محمدی اور عیسائی میں ذرا فرق کھانے پینے میں نہیں کیا جاتا۔ چھوت اور جوٹھ کا نام تک نہیں۔ ایک بزرگ آدمی نے جو یروشلم کا باشندہ تھا میری ضیافت کی جب شام کو آٹھ بجے کے لگ گیا چند رفیق



اور بھی حاضر رہا کئے تھوڑی گفتگو کے بعد ایک گول میز جس کے پائے زمین سے ایک بالشت اونچے ہونگے لائی گئی۔ اور اُسکے اوپر ایک سفید چادر بچھا کے دو تین پلیٹ ساتھ ساتھ جوڑ کے رکھدی۔ اور ایک بڑا برتن اُن کے بیچ رکھدیا۔ گیارہ یا بارہ آدمی کھانے والے زمین پر میز کے گرد بیٹھ گئے۔ انکا بیٹھنا ہمارے ملک کے بیٹھنے سے بالکل فرق رکھتا ہے۔ چنانچہ دونوں پیر پیچھے کی طرف رکھتے۔ ایک گھٹنے کے اوپر دوسرا گھٹنا رکھتا تھا اور برتنوں میں دہی پر بہت چکنی اور گوشت ترکاری جس میں نمک مرچ بہت ہی تھوڑا تھا۔ اور بیچ والے بڑے برتن میں ایک قسم کا پلاؤ یا کوئی دوسری چیز تھی جیسا کہ پالک کے بیچ کے لگے ہوئے چاول اور وہ شکر پاروں کی طرح کٹے تھے۔ جس وقت کھانا شروع ہوا تو ہر ایک آدمی ایک دوسرے کے لگ کے کھانا کھانے لگا۔ ایسا کہ ایک برتن سے پیالہ لیا دوسرے سے وہی روٹی تیسرے سے گوشت اُٹھالیا۔ ہر ایک کے ہاتھ میں چمچہ تھا۔ اور جہانتک چمچ پہنچتا وہ شخص دوسروں کے آگے سے کھانے کو لیتا۔ اگرچہ میرے واسطے اس دستور کو پورا کرنا مشکل تھا پر ایک دوسرے کی نقل کر کے پورا کیا جتنے چاہئے کھالیا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور دوسرے کی انتظاری نہ کی۔ ایک دوسری چیز جسکی انچالی معمولی تھی اسکے اوپر ایک بڑے برتن میں کچھ ایسی چیز تھی جیسی قہوہ کی چیز ہوتی ہے اور جسقدر کھانے والے تھے اتنے ہی چمچ رکھے تھے۔ بس جو اُٹھا دوسری میز کے پاس جا کھڑا ہوا چمچ اُٹھا دو چار گھونٹ پیکے کھانے اور ایک تولیہ اُٹھا باہر چلا گیا۔ وہاں ایک آدمی لوٹے میں گرم پانی اور صابن کی بڑی ٹکی لئے کھڑا تھا جو آیا صابن لے ہاتھ اور منہ اور منہ کے اندر سے دھو تولیہ سے صاف کر اندر چلا آیا اور تولیہ میز پر رکھ بیچ پر جو دیوار کے ساتھ لگی رہتی ہیں بیٹھ گیا۔ جب سب لگے پیچھے سب اسطرح کر چکے نہایت چھوٹے چھوٹے پیالوں میں بڑی گاڑھی کافی جس میں نہ میٹھا اور نہ دودھ تھا لائی گئی۔ جب سب پی چکے تو حقے یا چرٹ پینے شروع کردئے بعض میرے ساتھ باتیں کرنے اور ہندوستان کا حال پوچھنے لگے ایسے وقت بڑی مصیبت تھی جبکہ وہ سننے کے مشتاق تھے اور میں بیان کرنے کو راضی تھا۔ پر زبان کے بگاڑ کون درست کرے۔ تھوڑا بہت بیان کرکے لاچار واپس چلا آیا۔ اب اگر کوئی پوچھے کہ وہاں زبان عربی بولی جاتی ہے اور گفتگو کیونکر کی تو ایک دو فقرہ نمونہ کے طور پر لکھدیتا ہوں۔ واضح ہو کہ خالص عربی بولنے والے کے ساتھ میں کچھ گفتگو نہیں کرسکتا تھا۔ پر جو تھوڑی ٹوٹی پھوٹی انگریزی جانتا تھا اُسکے ساتھ میں اپنا مطلب بخوبی نکال سکتا تھا پس وہ فقرے یہہ ہیں جبکسی نے عربی میں اشارے کے ساتھ پوچھا کو یہہ تم جانتے ہو میں نے جواب دیا آئی نو نات طرور۔ اور جب کسی نے پوچھا کہ تم پگڑی کیوں باندھتے ہو ٹوپی پہنو تو میں نے جواب دیا کہ تم ایک دیس ان انڈیا۔ اگر کسی نے پوچھا تم انگلستان کو کیوں جاتے ہو تو جواب دیا خواجہ میر انٹ اسٹی تو انڈیا۔ باقی آئندہ

نیوزیلنڈ کے ٹاپوؤں کے احوال کا بقیہ

اس کام کے انجام دینے میں اُن جزیروں میں جیسے کہ اور ملکوں میں پادری لوگوں کی متفرق حالتیں ہوئیں۔ شروع میں دیسی باشندے اس سے خوش ہوئے کہ ایسے عالم اور ہنرمند لوگ انکے درمیان آگئے ہیں اور انکی تربیت اور دنیاوی آرام کیواسطے اسقدر کوشش کریں جبکہ وہاں کے باشندوں نے اُنکے وسیلے سے ہل وغیرہ آلات کاشتکاری کے جو لوہے سے تیار ہوئے اور کیل اور پیچ اور کلہاڑی اور آرہ اور بادر تول وغیرہ حاصل کیا جنکے باعث گھر بنانے اور کھیت جوتنے کا کام آسان ہوگیا تو بہت خوش ہوئے۔ مگر اُسوقت بھی بعضے لوگ جنکو ہتھیار نہ ملے ناراض تھے۔ ایک سردار ہنگاری نام جسکا یہہ اشتیاق تھا کہ ایک ولایتی لوہار اسکے پاس بھیجا جاوے جب اُسنے معلوم کیا کہ مل نہیں سکتا اور نہ میرے لئے ہتھیار آگئے ہے نہایت خفا ہوا اور سب کے سامنے رونے لگا صاحب نے اُسے دلاسا دیا اور وعدہ کیا کہ ہم بلاوینگے پر اُسنے کہا کہ ہم اتنے عرصہ میں مرجاینگے اور کیا فائدہ ہوا اسکے بعد لہار آوے آخرکار آٹھ دس آلات اُسکو ملیں اور اُسکی خاطر جمع ہوئی۔ اور اُن کا یہہ حال تھا کہ پادری لوگوں کی مہربانی سے انکی وحشی طبیعت دبی رہی پر کبھی نہ کبھی سبب سے پھر پھوٹ نکلے۔ ایک سردار ہونگی نامے نے دین عیسوی کو قبول کیا اور انگلستان کو سیر کے واسطے گیا وہاں اُسنے بہت سی بخششیں پائیں جبکہ آسٹریلیا میں پہنچا تب ان بخششوں کو بیچ کے دو تین بندوق اور بارود بہت سی خرید کی اور نیوزیلنڈ میں پہنچ کے اُسنے تمام جزیرے کو اپنے قبضہ میں کرنے کا ارادہ باندھا۔ اس کے ہم وطنی بندوق نہیں رکھتے تھے اور اس باعث ہر جگہہ مغلوب ہوئے اور صدہا آدمی مقتول ہوئے۔ آخرکار اُس شخص نے مشن کے احاطہ نگو پا پر حملہ کر کے اُسے مسمار کر دیا۔ اُس جگہ کا ایک مصنف سے ایسا ذکر ہوا کہ ہونگی کے کیمپ کے متصل بہت سے تنور تھے جو انسان کے گوشت سے بھرے تھے اور گرد بالغوں اور نابالغوں کی کھوپڑیاں ششر بششر نظر آئیں اسطرح کے بڑے انجام اس رکس کا باعث ہوا لیکن کچھ عرصہ کے بعد لڑائی ہوتے وقت اسکو ایک گولی لگی جو اُسکی چھاتی کے وار پار ہوگئی سنہ ۱۸۳۰ء میں دیسی باشندوں کا اور ہی حال ہوگیا۔ ہونگی کے ظلم کے سبب بہت سے لوگ عاجز ہوگئے اور آپس میں میل و موافقت کرنے لگے تب پادری لوگوں کی منادی بہت شیریں معلوم ہوئی اور سیکڑوں مرید ہوئے بلکہ کہتے ہیں کہ تمام قوم کا مرید کرنا فقط دس ہی برس کا کام تھا +

نیوزیلنڈ کے ملک کی آب و ہوا انگلستان کی آب و ہوا سے خوب ملتی ہے زمین وہاں کی بہت عمدہ میدان میں گھاس بہت پیدا ہوتی ہے اور پہاڑ پر بڑے بڑے بھاری درخت ہیں جن میں سے بعضے جہاز کے تختے کے لائق اور بعضے مستول کے لائق ہیں

سوا انکے کول اور بندر بڑے بڑے جہازوں کے لائق بہت ہیں سمندر میں مگر مچھ اور ساحل پر سیل جانور اور بھاری ہاتھی کثرت سے ملتے ہیں مٹی ہر طرح کے غلہ کے لائق ہے خاص کر کے اول قسم سن کی جس سے بڑے مضبوط رسے بن سکتے ہیں وہیں پیدا ہوتی ہے - ان سب فواید پر لحاظ کرکے انگلستان کے بہت سے لوگ اپنے ملکوں کو چھوڑ نیوزیلنڈ کو اس مراد سے روانہ ہوئے کہ اُسے آباد کریں - بالفعل کئی ایک الگ الگ مقام انگریزوں سے آباد ہوئے ہیں - سنہ ۱۸۴۰ء میں ملکہ انگلستان نے اپنی حکومت ٹاپوؤں میں جاری کرنیکا اشتہار دیا اور اپنے ایک نائب کو انتظام کے لئے وہاں بھیجا - دار الحکومت اوکلینڈ نامے شمالی جزیرے اُتر پورب طرف ہے جہاں ایک موقع کا بندر جہازوں کے لئے ہے - شروع میں سرکار کا گمان تھا کہ حکومت کا خرید باشندوں کے ہاتھ سے واجب ہے اور اُسی کے مطابق عمل کرنے لگے پر تھوڑے روز میں یہہ معلوم ہو گیا کہ ایسی حکومت کسی کی نہ تھی - ایک ایک سردار اپنے فرقہ پر اپنا اختیار رکھتا تھا لیکن تمام ملک کی حکومت پر کسی نے دعوی نہیں کیا اس حالت میں ملکہ انگلستان نے آپ ہی حکومت اختیار کی اور ایک خاص وضع انتظام کی مقرر کی لیکن فرقوں اور اُن کے سرداروں کے خاص معاملات میں اپنی دست اندازی نہ کی ایک ایک شخص اپنی ملکیت رکھے یا بیچے جیسا اُنکا جی چاہے لیکن کوئی کام جس سے کسی کو ضرر پہونچے نہ کرنے پاویگا چنانچہ مطابق اس انتظام کے انگریزوں کے لئے الگ اور باشندوں کے لئے الگ محکمے مقرر کئے گئے اور ہر ایک کا انصاف الگ الگ ہونے لگا - جب سے یہہ بندوبست ہوا ایک بڑی سخت لڑائی ہوئی - ایک شخص ہیکے نامی نے جو آگے مشن کے احاطہ میں نوکر تھا ایسا گمان کرکے کہ سرکار انگریز ہم لوگوں پر ظلم کریگی فساد برپا کیا اور فوج لیکے میدان پکڑا - شروع میں اُسنے سرکاری جھنڈا کو توڑ ڈالا سرکار نے کچھ دیر اس میں تحمل کیا سپاہی تو تھوڑے تھے اور امید تھی کہ وہ اپنی اس نادانی سے باز آوے لیکن جھنڈے کے عوض اُسنے اور بھی گستاخی کی آخر کار اُسنے کورریکو کے مقام پر حملہ کرکے بہتوں کو قتل کیا اور اُسے بھسم کر دیا - اُسوقت اسقف صاحب موصوف ہیکے کے کیمپ میں آیا جایا کرتے تھے اور مفسدوں سے اُنکو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا اُنکی کہاوت یہہ تھی کہ ہم سپاہیوں سے لڑتے نہ کہ پادریوں سے - یہہ لڑائی کچھ دن رہی اور سرکار انگریزی نے پھر ایک شکست کھائی مگر بعد اُسکے زیادہ مدد ہوئی اور سارا فساد رفع ہو گیا ساری ناموافقت کے مٹانے میں پادری صاحبان کی صلاحیں اور کوششیں بہت کام آئیں حقیقت میں وہ دونوں کے درمیان درمیانی ہی تھے اور انگریزی حاکمان اُنہیں سے صلاحیں لیتے تھے اور دیسی باشندگان بھی اُنکی صلاح اور نصیحتیں قبول کرتے تھے یوں طرفین کے درمیان صلح پیوستہ ہوئی چند صاحبوں نے پادری لوگوں کی ان کوششوں کو نامنظور کیا اور کہنے لگے کہ وے اپنے ہاتھ ملکی انتظام میں دخل کرتے ہیں - دینی انتظام تو اُنکا اچھا ہے لیکن دنیاوی انتظام اُن کا ناقص معلوم ہوتا ہے - پادری صاحب اس ڈر سے کہ دیسی لوگ جو سیدھے سادے ہیں اگر ولائتیوں سے بہت صحبت رکھیں اُن سے دبیں گے اس واسطے اُنہوں نے صلاح دی کہ اُن سے بہت ملے نہ رہو بلکہ اُنسے الگ رہو - ولائتیوں نے اس صلاح کو بُرا مانا اور اس باعث پادریوں کے اوپر خفا ہوئے - پھر شکایت کی بات یہہ بھی تھی جو دیسی سرداروں کی طرف ہوئی - وے کہتے تھے کہ جب ہمارے لوگ کرسٹان ہو گئے ہمارے تابع نہیں رہتے اور سب کام ہم اُن سے نہیں نکال سکتے جیسے کہ آگے نکالتے تھے سو یہہ تو سچ ہے بعضے بُرے کام تھے جو وے کر نہیں سکتے اور اُس حالت میں ایمان کے باعث اُنہیں اپنے سرداروں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا اور دوسرا سبب اس بے انتظامی کا یہہ تھا کہ پُرانے انتظام کی جڑ کٹ گئی اور اس لحاظ سے سردار لوگ بے کس ہوئے نئے انتظام کو جیسا اُنہوں نے نہیں سیکھا اور اس باعث اُسکا فایدہ حاصل نہیں کر سکتے تھے - ان دنوں میں بھی ایک اور لڑائی دیسی باشندوں اور انگریزوں کے درمیان برپا ہوئی جو ابتک جاری ہے +

اخبارات مُلکی و ولائتی

امریکہ کی خوش نصیبی سلطنت متحدہ امریکہ کے نائب پرسیڈنٹ جنکا جناب انریبل ولیم اے ہویلر صاحب بہادر ہے یہہ صاحب میلون متعلقہ نیویارک کے باشندہ ہیں کہ واشنگٹن میں بوجہ اپنی راستی و دیانتداری کے صاحب ممدوح نہایت نیک نام و معروف ہیں - صاحب موصوف ایک اعلیٰ درجہ کے قانون دان اور ایک بہت عمدہ درجہ کے رکن سلطنت ہیں اور ان سب اوصاف سے بڑھکر یہہ ہے کہ آپ سچے مسیحی ہیں اپنے تمام کاموں میں خواہ وہ متعلق بہ سلطنت ہوں یا نج کے ہوں - صاحب موصوف اُن صحیح اصول و مطالب کا لحاظ رکھتے ہیں جو ایک سچے مسیحی کو لازم ہیں + از شمع طور

ٹیہری کارسپانڈنٹ صحیفہ آگرہ کوہ شمالی دہرہ سے لکھتا ہے کہ راجہ صاحب ٹیہری نے سخت حکم نافذ فرمایا ہے کہ کوئی ہندوستانی شکاری اُنکی ریاست میں شکار نہ مارے - اس ممانعت کی وجہ سے پرندہ و شکار وہاں اسقدر کثرت ہے کہ خواہ مخواہ شکار کے واسطے دل للچاتا ہے جو ہندوستانی شکاری راجہ صاحب کے حکم کے خلاف کریگا اُسکا دہنا ہاتھ قلم کیا جاویگا +

گنجفہ کی ممانعت ریوسے سروس گزٹ کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ ہوڑہ اسٹیشن کے فورمین نے یہہ حکم دیا ہے کہ لوگ جی بہلانے کے طریق بھی گنجفہ نہ کھیلا کریں کیونکہ یہہ کھیل قمار بازی کی طرف مایل کرتی ہے

قمار بازی کی طرف مایل کرتی ہی جو شخص اس حکم کے برخلاف کریگا وہ نوکری سے موقوف کیاجاویگا +

علالت کہتے ہیں کہ سلطان عبدالعزیز خان کی والدہ جس روز سے شاہ کا انتقال ہوا ہی بہت سخت بیمار ہیں اور انہوں نے سلطان مراد آفندی خان سے اجازت چاہی تھی کہ مکان قدیم میں جو کہ چراغان کی مانند ہی جاکر رہیں سلطان نے انکی درخواست قبول کرکے وہاں جانیکی اجازت دی اور شاہزادہ یوسف عزیز الدین جو خلف اکبر سلطان متوفی کے ہیں وہ بھی ان دونوں بیمار اور صاحب فراش ہیں +

کیاجانے یہہ سلطنت اور خاندان سلطانی اپنی ظلم داری کا ایفا امراض و اموات سے ادا کرتے ہیں کہ متواتر عمد ۹ ہوتے ہیں +

نئے بازار کیواسطے قرضہ - ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ مدراس کی میونسپل کمیٹی سرکار کو کچھ قرضہ لینے کیواسطے اطلاع دینے والی ہی اور قرضہ کا سبب یہہ ہی کہ ایک نیا بازار تجارت کے واسطے بنایا جاوے +

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر - نواب لفٹنٹ گورنر بہادر شملہ سے پہلی ستمبر کو پنجاب کو روانہ ہونگے +

شملہ ۲۱ جولائی کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر سے مہاراجہ صاحب بہادر والی نابھہ نے ملاقات فرمائی +

لاہور - میجر ڈبلیو آر ایم ہالرائڈ صاحب بہادر ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب جمعہ کے روز بخیر و عافیت تمام ولایت سے لاہور میں وارد ہوئے +

مسٹر سی ڈبلیو - ڈبلیو ایلیگزینڈر صاحب بہادر انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور بوجہ علالت طبع تین ماہ کی رخصت لینگے اور انکی جگہ مسٹر سی پیرسن صاحب بہادر علاوہ اپنی خدمات کے کام کرینگے

حیدرآباد دکھن - نامہ نگار اخبار طلسم حیرت مدراس نے رقم فرمایا ہی کہ میر عسکر میجر نیول صاحب جو ہمراہ نواب صاحب بہادر عازم ولایت ہوئے تھے بتاریخ ۶ جمادی الثانی حیدرآباد کو واپس آچکے مگر نواب مختار الملک بہادر ہنوز ولایت ہی میں ہیں یہاں فصل تابستان کا خاتمہ ہوچکا اب ہر روز ابر آرہا ہی اور کبھی کبھی پانی برستا ہی +

جیپور - منشی داؤد خان کارسپانڈنٹ اخبار خیرخواہ عالم دہلی کو مہاراجہ صاحب جیپور نے بسبب نکتہ چینی انتظام امور ریاست گرفتار کیا ہی +

لندن - جب سے جناب ملکہ معظمہ کو شہنشاہی کا خطاب ملا ہی بعض ممبران پارلیمنٹ نے مشاہرہ بڑہانا تجویز کیا ہی غالب ہی آئندہ جلسہ میں یہہ امر پیش کیا جائے مصارف لوازم شاہنشاہی کے لئے مشاہرہ معینہ جناب ملکہ معظمہ بڑہا دیا جائے - تحریر معتمد سے معلوم ہوا ہی کہ جناب سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر نے جناب سر جان اسٹریچی صاحب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و جناب سر ہنری ڈیوس صاحب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو بیرونیٹ کا خطاب دینا تجویز کیا ہی جیسا سر رچرڈ ٹمپل صاحب کو ملا ہی - اور اخبار پانیر میں نظر سے گذرا ہی کہ سر جان اسٹریچی صاحب بہادر کو خدمت سرکاری سے علیحدہ ہونا منظور ہوا ہی اور اپنے مکنون خاطر سے جناب نواب وایسرائے بہادر کو آگاہ کیا ہی مگر ابھی سبب ترک خدمت معلوم نہیں ہوا اسپر بعض نے انکی جگہہ پر مسٹر جے انڈی انگلس صاحب کو تجویز کرلیا ہی +

روس و بخارا - پنجابی اخبار کے ایک نامہ نگار صاحب ہندوستان سے یہہ روایت کرتے ہیں کہ روسیوں نے اپنا ایلچی بخارا میں بھیجا ہی اور درخواست کی ہی کہ چار چیزیں ہمیں دیدو - اول شہر سبز دوم شہر کرچی - سیوم جو نکاح تمہارے علاقہ میں ہو وہ ہماری اجازت کے بغیر نہو - چہارم جو شخص قصاص میں قتل کیا جائیگا بدون ہماری منظوری کے قتل نکیا جائیگا اگر یہہ درخواست قبول کرو تو بہتر ورنہ جنگ کے واسطے آمادہ رہو - کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ شاہ بخارا نے اس درخواست کے قبول کرنے سے صاف انکار کیا ہی رعایا کو بھی یہہ منظور نہیں ہی کہ کرچی اور سبز روسیوں کے قبضہ میں چلا جائے نکاح اور قصاص میں بھی روسیوں کی دست اندازی انہیں گوارا نہیں دیکھا چاہئے انجام کیا ہوتا ہی روس کے غلبہ سے جو آجتک وہاں کے مسلمان ناخوش نہیں تھے اسکا یہی سبب تھا کہ امور دین میں وہ مداخلت کم کرتے تھے جب یہہ نوبت پہنچ گئی ہی تو عجب نہیں کہ کوئی تازہ جنگ ہو اور حد سے زیادہ خونریزی ہو +

سرسالار جنگ بہادر نے حضور شہنشاہ ہند کی ملازمت حاصل کی اور تحفے تحایف و نذر پیش کی جسکو حضور ممدوح نے دست مبارک لگاکر واپس کئے - شہنشاہ ہند نے سرسالار جنگ کی دعوت کی جسمیں بہت سے صاحبان عالیشان شامل تھے سرسالار جنگ نے شہنشاہ ہند کے ساتھ کھانا تناول فرمایا +

امریکہ سے آجکل اسقدر غلہ گندم انگلستان میں آتا ہی کہ جسکی باعث وہاں بہت ارزانی ہوگئی ہی اور اب لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ تجارت اسدرجہ پہنچ جاویگی کہ روسی گیہوں کی قدر وہاں بالکل نہ رہے گی +

شملہ وہ روپیہ جو حفظان صحت شملہ کے لئے گورنمنٹ سے منظور ہوچکا ہی وہ روپیہ سال حال میں خرچ نکیا جاوے گا - اس پر لوگوں کا قیاس ہی کہ شاید سال آیندہ صاحب گورنر جنرل کشور ہند شملہ پر نجاوینگے +

تیز رفتاری شہر نیویارک واقع امریکہ و شہر سین فرانسسکو میں ۳۳۴۴ میل کا فاصلہ ہی اس مسافت کو وہانکی ریل نے ۸۴ گھنٹہ میں طے کیا اور کسیطرح کا نقصان وغیرہ بھی نہونے پایا - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں گاڑیاں اور سڑک کیسی عمدہ بنی ہوئی ہیں +

سید احمد خان صاحب بہادر جج عدالت بنارس کو

سرکار سے پنشن عطا ہو گئی اور صاحب ممدوح خانہ نشین ہونگے +

ایام ملازمت میں سید احمد خان صاحب سے سرکار بہت خوش رہی +

اموات ـ لنڈن شہر میں دو صدی گذشتہ میں فیصدی ۸۰ اموات وقوع میں آتی ہی اور صدی گذشتہ میں فیصدی ۵۰ اور حال میں فیصدی ۲۳ ہو وقوع میں آتی ہیں +

یہہ کمی بباعث حفظان صحت و کوشش ڈاکٹران و تاثیر ادویات کے ہوئی ہی +

اودھ کے جوڈیشل کمشنر کے یہاں سال گذشتہ میں ۱۴۱ اپیلیں براے منظوری و بحالی پھانسی پیش ہوئیں جن میں سے صاحب ممدوح نے ۴۰ حکم باتحت بحال و قایم رکھے وہ کو دریاے عبور کی سزا دی اور ۵ کو رہا کیا +

لنکا سے خبر آئی کہ چرچ مشن کے پادری و بشپ صاحب کے درمیان کسی معاملہ پر نا اتفاقی ہو گئی جب بشپ صاحب نے ۴ پادریوں کو اسی عہدہ سے علیحدہ ہونیکا حکم دیا +

اب اُن پادریوں نے مدراس کے بشپ صاحب کے یہاں اپنا اپیل دایر کیا ہی +

نمایش گاہ ـ جو آجکل امریکہ میں ہو رہی ہی وہاں بہت مکانات عالیشان بنائے گئے ہیں چنانچہ اُسمیں ایک مکان ۱۴... ایکڑ زمین پر بنایا گیا ہی +

اس نمایشگاہ کا کل خرچ ایک کروڑ ستر لاکھ روپیہ ہوگا +

شانگہی ـ ورینو لا بہت سی چاندی تاجروں نے یہاں بھیجی ہی اگسٹ مانگولینا می اور آخر جون میں ۳ لاکھ ڈالر اور دو سو صندوق چاندی کے سنگاپور سے لایا ـ دوسرے میل میں اور بھی نقرہ آنیکی خبر ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ لنڈن کے ساہوکاروں نے اپنی چاندی ہندوستان کو بھیجنے سے چین کو روانہ کرنا موجب نفع تصور کیا ہی +

بارش سے سڑک ریل کا ٹوٹنا ـ بڑودہ ریلوے کی سڑک بسبب بارش کے ٹوٹ گئی اور دور دور تک ریل کی آمد و رفت بند رہی ـ اب جاری ہو گئی ہی کیونکہ افسران ریلوے نے اُسکے بنانے میں بڑی جلدی کی اور جو مسافر تھے انکو اُنکی منزل مقصود تک پہنچا دیا گیا +

رپورٹ ماہواری مجمع مبشر لودیانہ بابت ماہ جولائی ۱۸۷۶ء

خداے رحیم کے فضل و کرم سے مجمع مبشر لودیانہ ماہ اپریل سے آج تک اپنے حقیقی بادشاہ کے جلال کو ظاہر کرنے میں مشغول ہی ـ اور اپنے آسمانی باپ کی روح کے مدد سے دن بدن ترقی کرتا جاتا ہی ـ گو کہ تاریکی کے فرزند برابر اس چھوٹی جھنڈ پر حملہ آور ہیں تسپر بھی یہہ کامیاب نظر آتا ہی ـ چنانچہ شروع ماہ جولائی سے مشن احاطہ میں ایک اسکول چھوٹی لڑکیوں کا جاری کیا گیا ہی جسمیں حضرت پاک کلام کی تعلیم دکھائی ہی اور بھجن و دعائیں غزلیں وگیت سکھلائے جاتے ہیں خداوند اسکول مذکور کو اپنی برکت خاص سے سرسبز کرے ـ اس مہینہ میں چھہ گانؤں میں منادی ہوئی یعنے مواضعات ذیل مندرج ہیں ـ تہاری کی بڑی و تہاری چھوٹی ـ مونڈیاں بڑی و مونڈیاں چھوٹی و ڈگری و جسیاں ـ ہمیں اُمید ہی کہ ہمارا پیارا عمانوایل اپنی تاثیر بخش کلام کے بیج کو جلد اُگا دیگا خاص شہر میں بھی مجمع کا سنادر کام کرتا رہا خاص کر کے رام داسیوں کے محلہ میں زیادہ اُمید ہی ـ غرض کہ مجمع مذکور اپنے منجی کے جلال ظاہر کرنے میں مشغول ہی خداوند اسکے ہر ایک معاون کو اپنے روح سے قوت بخشے تاکہ زیادہ سرگرم ہو جاویں ـ آمین +

العبد

بہادر خان خادم سید اشرف علی سکرٹری مجمع مبشر لودیانہ

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں چار بارشیں خوب زور شور سے ہوئیں تھوڑی تھوڑی شکایت بخار کی بھی سنی جاتی ہی +

صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی کی توجہ سے باآواز دہل شہر پر یہہ منادی ہو گئی ہی کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے مکانات خوب صاف رکھیں ادھر گلی کوچوں کی صفائی کیواسطے خاکروبوں کو تاکید شدید ہو رہی ہی +

آج پانچ روز ہوئے کہ اسٹیشن کھنہ کے مشرق کیطرف ریل کے کانٹا پھیرنے والے کو چور یا کوئی اور جان سے مار گیا اُسکی لاش یہاں آئی ہی سر پاش پاش ہو گیا ہی تحقیقات در پیش ہی +

کسی شریر النفس کارسپانڈنٹ نے اخبار وکیل ہندوستان امرتسر میں ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے نسبت در پردہ نہایت مذمت کی ہی جو حقیقت میں بالکل بہتان اور لغو ہی ہم خوب جانتے ہیں کہ ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر نہایت نیک نیت اور ہر دلعزیز ہیں کبھی اُنہوں نے محمد مہدی خان کو کوئی بات حقارت آمیز نہیں کہی اور نہ نایب تحصیلداروں نے امتحان کے وقت دیکھکر پرچہ نقل کئے ہیں صاحب ہر صرف بہت نگرانی کرتے رہے اور اگر دیکھکر پرچہ لکھے جاتے تو یہہ ممکن تھا کہ منشی جگلکشور پاس ہوتے اور محمد مصباح الحق فیل +

یہہ خوب یاد رہے کہ سو دن چور کے تو ایک دن سادھ کا بھی ہو ہی جاتا ہی اگر ایسا بہتانی شخص کبھی گرفتار ہو ہی گیا تو ہماری قلعی کھل جاوے سچ ہی کہ شریر اپنی شرارت سے بیشک باز نہیں آتا جبتک کہ اُسکی سرکوبی نہ ہو لے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

